بسم الله الرحمن الرحيم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، أَمَّا بَعْدُ:

101: اہل سنت والجماعت کا موقف اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے تعلق سے۔ (حصہ پنجم)

العقیدۃ الواسطیۃ لشیخ الاسلام الامام ابو العباس احمد ابن تیمیہ رحمہ اللہ، شرح فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ۔

اور ہم بات کر رہے تھے پچھلے دروس میں اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے اصول میں سے ایک اہم اصول کے تعلق سے کہ صحابہ کرام کے تعلق سے اہل سنت والجماعت کا کیا عقیدہ ہے کیا موقف ہے بیان کر رہے تھے اور پہنچے تھے شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے اس جملے پر: "ويثلثون بعثمان، ويربعون بعلي، رضي الله عنهم، كما دلت عليه الآثار" (اور تیسرے نمبر پر سیدنا عثمان کو مانتے ہیں اور چوتھے نمبر پر سیدنا علی (رضی اللہ عنہم) کو مانتے ہیں جیسا کہ آثار میں دلائل موجود ہیں)؛ اور یہ جو آثار ہیں پچھلے دروس میں گزر چکے ہیں۔ پھر شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مصنف (یعنی شیخ الاسلام رحمہ اللہ) نے اس ترتیب کے جو دلائل بیان کیے ہیں دو دلائل ہیں:

(۱) پہلی دلیل یہ ہے: "كما دلت عليه الآثار" (شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ کچھ دلائل پہلے گزر چکے ہیں)۔

(۲) اور دوسرا جو ہے: "وكما أجمع الصّحابة على تقديم عثمان في البيعة" (جیسا کہ صحابہ کرام کا اجماع ہے کہ سیدنا عثمان کو مقدم کیا جاتا ہے بیعت کے معاملے میں)۔ یعنی خلافت کے اعتبار سے بیعت کے اعتبار سے سب سے پہلے سیدنا ابو بکر ہیں، پھر سیدنا عمر ہیں اور اس پر اجماع ہے امت کا، تیسرے نمبر پر سیدنا عثمان ہیں اس پر بھی اجماع ہے، تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ جو ترتیب ہے خلافت کی اور بیعت کی یہ عقیدے کے اصول میں سے ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: سیدنا عثمان کی تقدیم سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس میں آثار نقلیہ ہیں جیسے گزر چکا ہے اور ایک عقلی دلیل بھی ہے اور عقلی دلیل یہ ہے کہ اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے کہ صحابہ جو ہیں سیدنا عثمان کو بیعت کے معاملے میں سیدنا علی پر آگے کرتے تھے، اور اس اجماع سے یہ بات لازم آتی ہے کہ سیدنا عثمان جو ہیں سیدنا علی سے افضل ہیں۔ "وهو كذلك": شیخ صاحب فرماتے ہیں اور یہی بات صحیح ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ ہے کہ جو خیر القرون ہیں (جو سب سے بہترین لوگ ہیں) ان میں ہمیشہ جو حاکم ہوگا وہ ان سب سے افضل ہوگا۔

جیسا کہ اثر میں آیا ہے "كما تكونون يولّٰى عليكم" (جیسے تم ہوگے ویسے تمہارا حکمران ہوگا)۔

یعنی بعض سلف کا قول ہے یہ کہ جو سب سے بہترین زمانے والے لوگ ہیں ان پر جو حاکم ہے وہ اُن میں سے سب سے بہتر ہوگا۔

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ بعض اہل سنت جو ہیں ان کا اختلاف ہوا کہ سیدنا عثمان یا سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کون افضل ہے اس اتفاق کے بعد کہ سیدنا ابو بکر اور عمر کے دونوں بعد ہیں؟

یعنی اتفاق کس چیز پر ہے؟ کہ سیدنا ابو بکر اور عمر سب سے افضل ہیں اور ان کے بعد جو ہے فضیلت کے اعتبار سے کون افضل ہے؟ تو بعض لوگوں نے سیدنا عثمان کو افضل سمجھا اور بعض اہل سنت نے خاموشی اختیار کی اور بعض نے یہ فرمایا یا یہ سمجھا کہ سیدنا علی جو ہیں وہ چوتھے نمبر پر ہیں، کہتے ہیں: "أبو بكر، ثم عمر، ثم عثمان، ويسكتون، أو يقولون: ثم علي" مطلب یہ ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں۔

اب شیخ الاسلام کا یہ جو جملہ ہے یعنی جب صحابہ کرام کی تفضیل کی بات کرتے ہیں تو اہل سنت والجماعت میں سے بعض لوگ یہ کہتے تھے کہ سب سے افضل ہیں "أبو بكر، ثم عمر" اس پر اتفاق ہے اجماع ہے یہ فضیلت کے اعتبار سے ہے، "ثم عثمان" (پھر عثمان) "ويسكتون": یا تو چوتھے کا ذکر نہیں کرتے تھے اور خاموشی اختیار کرتے تھے یا چوتھے نمبر پر کہتے ہیں "ثم علي": یہ بھی بعض سلف سے ثابت ہے اور بعض اہل سنت نے اس مؤقف کو اختیار کیا ہے۔

"وقدم قوم عليًا" (اور بعض لوگوں نے سیدنا علی کو مقدم کیا ہے) "فقالوا: أبو بكر، ثم عمر، ثم علي، ثم عثمان، وهذا رأي من آراء أهل السنة": یہ بھی اہل سنت والجماعت کی رائے میں سے ایک رائے ہے (یعنی یہ بھی اُن کا ایک قول ہے)۔

"وقوم توقفوا" (شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور بعض لوگوں نے توقف اختیار کیا)۔

"فقالوا: أبو بكر" ((شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت کا یہ جو گروہ ہے جو توقف سے کام لیتا تھا وہ یہ کہتے تھے) "أبو بكر، ثم عمر، وتوقفوا أيهما أفضل: عثمان أو علي؟" (تیسرے اور چوتھے نمبر پر افضیلت کے اعتبار سے توقف کرتے تھے کہ افضل کون ہے عثمان یا علی؟)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اب جو آراء ہیں اہل سنت والجماعت کی یعنی جو اقوال ہیں تفضیل کے معاملے میں ان چار صحابہ جو خلفائے راشدین ہیں وہ چار آراء ہیں، چار ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) سب سے پہلے: "الرأي المشهور" (جو سب سے مشہور قول ہے اور اُن کی جو رائے ہے) "أبو بكر، ثم عمر، ثم عثمان، ثم علي"۔

(۲) دوسرا ہے: "أبو بكر، ثم عمر، ثم عثمان، ثم السكوت": چوتھے نمبر پر خاموشی اختیار کرتے تھے نہیں بیان کرتے تھے۔

(۳) تیسری رائے یا تیسرا قول جو ہے: "أبو بكر، ثم عمر، ثم علي، ثم عثمان": سیدنا علی کو سیدنا عثمان پر مقدم کر دیا فضیلت میں۔

(۴) اور چوتھا جو قول ہے: "الرأي الرابع" یا چوتھی رائے جو ہے: "أبو بكر، ثم عمر، ثم نتوقف أيهما أفضل: عثمان أو علي" (ابو بکر پھر عمر کہتے ہیں پھر توقف سے کام لیتے کہ عثمان یا علی دونوں میں سے کون افضل ہیں)؛ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ عثمان افضل ہیں اور یہ بھی نہیں کہتے کہ علی افضل ہیں لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان دونوں میں سے صحابہ میں سے ان دونوں پر کوئی بھی فضیلت یا افضلیت نہیں کر سکتا سیدنا ابو بکر اور عمر کے بعد۔

یعنی سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر کے بعد اگر کوئی افضل صحابہ ہیں تو ہیں یہ دو، اب دونوں میں سے کون افضل ہے اس پر خاموشی اختیار کرتے ہیں اور توقف سے کام لیتے ہیں۔

پھر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "لكن استقر أمر أهل السنة على تقديم عثمان ثم علي" (لیکن اہل سنت والجماعت کا جو معاملہ ہے اس پر قرار پایا ہے کہ سیدنا عثمان جو ہیں سیدنا علی پر مقدم ہیں)۔

"أفضل هذه الأمة بعد نبيها": شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کا معاملہ یہاں پر مستقر ہوا اور اُن کا یہ عقیدہ ہے کہ اس امت کے جو افضل ہیں اس امت کے نبی کے بعد (علیہ الصلاۃ والسلام) ابو بکر ہیں "ثم عمر، ثم عثمان، ثم علي": اور یہی ترتیب خلافت کی ہے اور یہی سچ اور صحیح بات ہے جیسا کہ دلیل گزر چکی ہے۔

پھر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور یہ معاملہ ہے سیدنا عثمان اور علی کا معاملہ افضلیت کے اعتبار سے یہ اصول میں سے نہیں ہے (عقیدے کے اصول میں سے نہیں ہے) جس کی وجہ سے مخالف کو گمراہ کیا جائے یا اُس پر گمراہی کے فتوے لگا دیئے جائیں جمہور اہل سنت کے نزدیک۔

یعنی شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس جملے کی شرح میں کہ جو مفاضلہ ہے سیدنا عثمان اور سیدنا علی کے تعلق سے یہ معاملہ اہل سنت والجماعت کے اصول میں سے نہیں ہے کہ جو مخالفت اس میں کرتا ہے اس کو گمراہ کہا جائے گا، جو یہ سمجھتے ہیں کہ سیدنا علی سیدنا عثمان سے افضل ہیں ہم اُسے یہ نہیں کہیں گے کہ گمراہ ہے بلکہ یہ کہیں گے کہ یہ بھی اہل سنت والجماعت کے آراء اور اقوال میں سے ایک رائے اور ایک قول ہے۔

پھر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''لكن التي يُضَلَّل فيها مسألة الخلافة''(لیکن جس میں گمراہی کا فتویٰ لگایا جائے گا تو مسئلہ جو ہے خلافت کا مسئلہ ہے)۔

یعنی شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ واجب ہے ہم یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امت میں جو خلیفہ ہیں وہ ابو بکر ہیں، اُن کے بعد عمر ہیں، اُن کے بعد عثمان ہیں، اور اُن کے بعد علی ہیں، اور جس نے یہ کہا کہ جو خلافت ہے سیدنا علی کے لیے ہے ان تینوں کے علاوہ تو یہ شخص گمراہ ہے، جس نے یہ کہا کہ خلافت جو ہے سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر کے بعد سیدنا علی کے لیے ہے وہ بھی گمراہ ہے کیونکہ اس نے صحابہ کے اجماع کی مخالفت کی ہے۔

اب معاملے جو ہیں دو ہیں: (۱) ایک ہے بیعت کا معاملہ اور خلافت کا معاملہ۔ (۲) دوسرا ہے صرف تفضیل اور افضیلت کا معاملہ؛ (ایک کا تعلق اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے اصول میں سے ہے اور دوسرا اصول کے فروع میں سے ہے)۔

جب اصول کی بات کرتے ہیں تو اس میں اختلاف نہیں ہوتا، جب فروع کی بات کرتے ہیں تو اس میں اختلاف کی گنجائش ہو جاتی ہے جبکہ ہم عقیدے کی بات کر رہے ہیں تو عقیدے کے فروع میں بھی اختلاف ہو جاتا ہے چند مسائل میں اُن میں سے ایک مسئلہ یہ ہے جو بیعت اور خلافت کا مسئلہ ہے اس مین اتفاق ہے سب صحابہ کا اور اہل سنت والجماعت کا کہ سب سے پہلے سیدنا ابو بکر ہیں پھر عمر ہیں پھر عثمان اور پھر علی، اس پر اجماع ہے خلافت میں۔

اور پھر جو افضیلت کی بات آتی ہے سیدنا اُبو بکر اور سیدنا عمر سب سے افضل ہیں اس پر بھی اجماع ہے اختلاف کس چیز پر ہوا ہے؟ سیدنا عثمان اور علی کی افضیلت میں۔

بعض اہل سنت نے کہا کہ سیدنا عثمان افضل ہیں، بعض نے کہا سیدنا علی افضل ہیں، اور بعض نے توقف سے کام بھی لیا ہے؛ تو یہ سارے اقوال موجود ہیں اہل سنت والجماعت کے اقوال میں۔

پھر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''وذلك أنهم يؤمنون أن الخليفة بعد رسول الله صَلَّى الله عليه وسلم: أبو بكر، ثم عمر، ثم عثمان، ثم علي''۔

یعنی شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ یہ اُن معاملات میں سے ہے جن میں اہل سنت کا اجماع ہے خلافت کے مسئلے میں۔

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ومن طعن في خلافة أحد من هؤلاء، فهو أضل من حمار أهله''(اور جس نے بھی ان چاروں کی خلافت میں سے کسی کی خلافت پر طعن کیا ہے تو وہ شخص اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ گمراہ ہے)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ): کہ جس نے بھی یہ چاروں خلفائے راشدین جو ہیں ان کی خلافت پر طعن کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ خلافت کے مستحق نہیں ہیں، یا ان میں سے کوئی خلافت کا مستحق نہیں ہے، یا ان میں سے جو بعد والے ہیں وہ پہلے سے زیادہ حق رکھتے ہیں خلافت کا تو ایسا شخص جو ہے وہ اپنے گھر کے گدھے سے زیادہ گمراہ ہے۔

اور یہ تعبیر ہے جو الفاظ ہیں کہ "گھر کے گدھے سے زیادہ گمراہ ہے" یہ امام اہل السنۃ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے یہ جملہ بیان کیا ہے؛اور گدھے کا اس لیے ذکر ہوا ہے کیونکہ گدھا جو ہے وہ جانوروں میں سب سے بے وقوف جانور ہے علی الاطلاق۔

یعنی سمجھ کے اعتبار سے جانور بھی سمجھتے ہیں، آپ کو پتہ ہے کہ مختلف جانور ہیں سمجھتے ہیں، اب کتے کے تعلق سے قرآن مجید میں ہے کہ علم والا کتا۔

اگر آپ کتے کو تعلیم دیتے ہیں شکار کی اور وہ شکار کو پکڑ لیتا ہے اور آپ اس کو چھوڑنے سے پہلے "بسم اللہ" پڑھ لیتے ہیں (کتے سے شکار کرتے ہیں شکاری کتے معروف ہیں اور شکاری کتا پالنا جائز ہے، اگر آپ شکار کرتے ہیں اور شکاری کتا ہے یا چوکیداری کے لیے کتا رکھا ہوا ہے تو آپ شرعاً جائز ہے، اگر ویسے کتا پالتو رکھا ہے تو پھر فرشتے گھر میں نہیں گھستے گھر میں داخل نہیں ہوتے جبکہ کتا کتا ہی ہوتا ہے (سبحان اللہ) لیکن شریعت کے حکم میں فرق ہے، تو اگر کتا جو ہے اسے آپ تعلیم دیتے ہیں اس کتے کو آپ شکار کے لیے بھیج دیتے ہیں بسم اللہ کہتے ہوئے) اور وہ شکار کر لیتا ہے شکار کو مار بھی دیتا ہے کبوتر ہے کوئی پرندہ ہے کوئی چیز ہے یا خرگوش وغیرہ ہے آپ شکار کو مرا ہوا پاتے ہیں تو وہ حلال ہے جبکہ کتے نے شکار کیا ہے، اور اگر یہ کتا جو ہے معلم نہیں ہے اسے تعلیم نہیں دی گئی اور اس نے شکار کر لیا ہے اگرچہ آپ نے بسم اللہ بھی پڑھی ہے تو وہ حرام ہے (سبحان اللہ)۔

اب کتے کے عالم ہونے یا عالم نہ ہونے کی وجہ سے جانور حلال یا حرام ہو گیا آپ پر (سبحان اللہ) اور اس کی علماء جو نشانی بتاتے ہیں وہ یہ ہے کہ کیسے پتہ چلتا ہے اس کتے کو یا یہ کتا جو ہے تعلیم یافتہ ہے کہ نہیں، کیا اس کو پتہ ہے شکار کیسے کیا جاتا ہے کہ نہیں کیونکہ خاص طریقہ ہوتا ہے یا تو سیٹی بجاتے ہیں یا اسے خاص آواز سے بھیجتے ہیں شکار کے لیے وہ اس کے پیچھے دوڑ لگاتا ہے، اگر اُسے روک دیا جائے کہ تم رُک جاؤ اور اگر وہ رُک جاتا ہے مطلب یہ تعلیم یافتہ ہے، اور اگر وہ نہیں رُکتا ہے مطلب وہ اپنے لیے جارہا ہے وہ شکار کے لیے نہیں جارہا وہ مالک کے لیے نہیں جارہا جس نے اُس کو بھیجا ہے تو ابھی اس کو تعلیم کی ضرورت ہے اُس کی تعلیم میں کمی ہے اس لیے وہ جانور جو یہ کتا شکار کرتا ہے حرام ہو جاتا ہے یعنی ابھی اس کو تعلیم نہیں ہوئی ہے (سبحان اللہ)؛ اب جو گدھا ہے حیوانات کے تناظر میں سب سے بے وقوف سمجھا جاتا ہے۔

اور جس نے بھی صحابہ کرام کی ترتیب پر طعن کیا ہے تو وہ شخص جو ہے تمام صحابہ پر طعن کرتا ہے (اصل بات یہ ہے) کیونکہ صحابہ کا اجماع ہے اس معاملے میں کہ ترتیب اس طریقے سے ہے، اور جو اس پر طعن کرتا ہے گویا کہ اُس نے صحابہ کے اجماع پر طعن کیا ہے، اور صحابہ کے اجماع پر طعن کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سارے کے سارے صحابہ پر طعن کیا ہے۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ): تو ہمارے اوپر واجب ہے کہ ہم یہ عقیدہ رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو خلیفہ ہیں سیدنا ابو بکر صدیق ہیں، پھر سیدنا عمر ہیں، پھر سیدنا عثمان اور پھر سیدنا علی ہیں، اور سب سے زیادہ حق خلافت کی اسی ترتیب سے وہ لے گئے ہیں اور ہم یہ نہیں کہتے کہ اس میں کبھی کوئی ظلم ہوا ہے خلافت میں جیسا کہ رافضہ نے دعویٰ کیا ہے (شیعہ جو رافضہ ہیں وہ دعویٰ کرتے ہیں) اُن کا دعویٰ یہ ہے کہ سیدنا ابو بکر، عمر، اور عثمان اور تمام صحابہ جو ہیں وہ ظالم ہیں کیونکہ انہوں نے سیدنا علی سے خلافت کو چھینا ہے (یہ روافض کا عقیدہ ہے)۔

پھر خلفائے راشدین کے بعد جو خلیفہ ہیں اُن کے تعلق سے شیخ ابن عثیمین اللہ فرماتے ہیں: جو اُن کے بعد میں آئے ہیں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اُن لوگوں پر خلافت جو ہے وہ زیادہ حق رکھتے تھے کیونکہ وہ خیر القرون میں سے نہیں ہیں اور اُن میں ظلم بھی ہوا ہے اور راہ راست سے وہ ہٹے بھی ہیں فسوق اور فجور بھی ہوا ہے جس سے یہ ثابت ہوا ہے کہ ان سے کوئی اور بھی بہتر تھے جو خلافت کے لیے حق زیادہ رکھتے تھے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ (الانعام:129)۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ): یہ جو ترتیب ہے افضیلت میں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ تمام معاملات میں افضل ہوتا ہے۔

ایک فاضل ایک مفضول ہے، جب ہم کہتے ہیں کہ فلاں فلاں سے افضل ہے مطلب یہ نہیں ہے کہ مطلقاً ہر چیز میں افضل ہے، جو افضیلت ہوتی ہے وہ کسی نہ کسی تناسب میں ہوتی ہے، مفضول میں بھی کوئی ایسی چیز ہوتی ہے خوبی ہوتی ہے یا افضیلت ہوتی ہے جو فاضل میں نہیں ہے، اور ان چاروں خلفاء کی جب ہم بات ہیں افضیلت کی (یاد رکھیں افضیلت کی بات نا کہ خلافت کی، خلافت پر اجماع ہو چکا ہے خلافت کی ترتیب میں اجماع ہے) تو اس میں جب فضیلت کی بات کرتے ہیں تو مطلب یہ ہے کہ مطلقاً وہ افضل ہیں، تو ہمارا اس تفریق کو جاننا لازمی اور واجب ہے اطلاق اور تقیید (مطلقاً فلاں فلاں پر افضل ہے اور اس معاملے میں فلاں فلاں اُن سے افضل ہے)۔

تو یہ صحابہ کرام کے تعلق سے چند اہم باتیں تھیں اب پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وَيُحِبُّونَ أَهْلَ بَيْتِ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَيَتَوَلَّوْنَهُمْ" (اور اہل سنت والجماعت جو ہیں وہ اہل بیت سے محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت سے محبت کرتے ہیں اور اُن سے دوستی بھی رکھتے ہیں اور ولایت بھی رکھتے ہیں)۔

جب ہم صحابہ کرام کی بات کرتے ہیں تو ایک چیز یاد رکھیں، ایک ہم عمومی طور پر صحابہ کی بات کرتے ہیں ان میں اہل بیت بھی شامل ہیں، اور بعض علماء صحابہ کرام کا جب ذکر کرتے ہیں تو بعد میں الگ سے اہل بیت کا ذکر بھی کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جو بدعتی گروہ ہیں، خوارج ہیں روافض ہیں اور نواصب جو ہیں، نواصب وہ ہیں جو اہل بیت سے عداوت اور دشمنی رکھتے ہیں تو ایسے گروہ بھی موجود ہیں، تو جب علماء اس طریقے سے الگ الگ بیان کرتے ہیں تو تمام گروہوں کا ردّ کرتے ہیں تا کہ پتہ چلے کہ ہمارا عقیدہ کیا ہے تمام صحابہ کرام کے تعلق سے۔

"وَيُحِبُّونَ أَهْلَ بَيْتِ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَيَتَوَلَّوْنَهُمْ": شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے اصول میں سے ایک اصول ہے کہ محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آل بیت سے اور یہ محبت جو ہے اس کی دو وجوہات ہیں، ایک تو ایمان ہے سب سے بڑی وجہ جو ہے اور دوسرا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت اور رشتے داری، اور کبھی ان سے نفرت نہیں کرتے اور یہ بھی نہیں کہتے جیسا کہ روافض کہتے ہیں کہ جس نے بھی سیدنا ابو بکر اور عمر سے محبت کی ہے تو اس نے سیدنا علی سے نفرت کی ہے اس لیے یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم سیدنا علی سے محبت کرتے ہیں تو ہم پر لازمی ہے کہ ہم سیدنا ابو بکر اور عمر سے نفرت کریں (نعوذ باللہ) اور ان کی باتوں سے یوں لگتا ہے جیسا کہ سیدنا ابو بکر اور عمر جو ہیں سیدنا علی کے دشمن ہیں جبکہ تواتر سے نقل اور روایات موجود ہیں سیدنا علی سے کہ منبر پر سیدنا علی جو ہیں سیدنا ابو بکر اور عمر کی تعریفیں کیا کرتے تھے ان کی فضیلت بیان کیا کرتے تھے اور ان کو آگے کیا کرتے تھے (سبحان اللہ)۔

تو ہم یہ کہتے ہیں ہمارا یہ عقیدہ ہے: کہ ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ ہم آل بیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتے دار ہیں اور ہماری محبت جو ہے اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہے۔

اب اہل بیت کون ہیں جن سے ہم محبت کرتے ہیں یہ بھی جاننا لازمی ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں: ''ومن أهل بيته أزواجه بنص القرآن''(اہل بیت میں سے جو ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو ازواج مطہرات ہیں بیویاں جو ہیں اور اس کی دلیل جو ہے ''بنص القرآن''قرآن مجید میں ہے)، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾ وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾﴾(الاحزاب 28-33)

شیخ صاحب فرماتے ہیں(شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ)ان آیات کا ذکر کرنے کے بعد: اہل بیت میں جو ہیں وہ ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاشک شامل ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کے ساتھ ساتھ جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتے دار ہیں سیدہ فاطمہ ہیں سیدنا علی ہیں سیدنا حسن اور حسین ہیں(رضی اللہ عنہم عن الصحابۃ أجمعین)اوران کے علاوہ بھی جیسے سیدنا عباس ہیں اور ان کے بیٹے جو ہیں ہم ان سے محبت کرتے ہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتے دار ہیں اور کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ پر بھی ایمان رکھا ہے(مومن ہیں اور وہ رشتے دار بھی ہیں)۔

اور اگر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتے داروں میں سے کوئی کافر ہے کیونکہ جو کافر ہوتا ہے تو ہم ان سے کبھی محبت نہیں کرتے اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب قریبی رشتے دار ہی کیوں نہ ہوتے جیسا کہ ابو لہب جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاچا ہیں ان سے محبت کسی حال میں بھی جائز نہیں ہے بلکہ واجب یہ ہے کہ ان سے نفرت کی جائے کفر کی وجہ سے اور جو وہ تکلیفیں پہنچاتے تھے ایذاء کرتے تھے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے۔

اور اسی طریقے سے ابو طالب بھی ہمارے اوپر واجب ہے کہ ہم ان سے نفرت کریں ان کے کفر کی وجہ سے لیکن جو اچھے اعمال اور دفاع کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اسے ہم پسند کرتے ہیں اور ان اعمال سے ہم محبت کرتے ہیں (لیکن ذاتی طور پر کیونکہ وفات کفر پر ہوئی اس لیے ان سے محبت کرنا شرعاً جائز نہیں ہے اور کافروں سے محبت نہیں کی جاتی)۔

اور یہ مسئلہ جو ہے آگے بھی ہوگا ان شاءاللہ تفصیل الوالاء والبراء کا مسئلہ جو ہے عقیدے کے اصول کا ایک الگ سے اصول ہے۔

پھر ''ويتولّونهم'' کا جملہ جو ہے یا لفظ جو ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ان کو اپنا اولیاء بناتے ہیں اور ولی کا معنی جو ہے اس کے کئی معنی ہیں ولی کے لفظ کے، دوست کو بھی کہتے ہیں، قریب کو بھی کہتے ہیں، ولی الأمر کو بھی کہتے ہیں، اور مدد اور نصرت کرنے والے کو بھی ولی کہتے ہیں، اور اس لفظ میں یہ تمام معنی موجود ہیں مدد اور اعانت کے اور نصرت کے، دوستی کے محبت کے یہ سارے معنی موجود ہیں۔

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ويحفظون فيهم وصية رسول الله صلى الله عليه وسلم حيث قال يوم غدير خم: "أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي"'': صحیح مسلم کی حدیث ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت جو ہے اس وصیت کو محفوظ کرتے ہیں تسلیم بھی کرتے ہیں اس پر عمل بھی کرتے ہیں اور مانتے بھی ہیں جب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خَم کے موقع پر یہ فرمایا کہ میں تمہیں ''أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي'' اہل بیت میں آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی تذکیر کرتا ہوں۔

یہ جو وصیت ہے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص وصیت کی ہے اور عہد اپنی امت کے لیے کیا ہے اپنے اہل بیت کے لیے، اور غدیر خُم جو ہے یہ 18 ذوالحجہ کا دن تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس آرہے تھے مکہ سے مدینہ کی طرف تو مکہ مدینہ کے بیچ میں ایک کنواں ہے، غدیر کنویں کو کہتے ہیں اور خَم جو ہے غدیر خَم اسے کہتے ہیں جس کا یہ کنواں تھا اس کا نام خَم تھا اس لیے اس جگہ کا نام معروف اسی کنویں کے اس شخص کے نام سے معروف تھا، تو جب واپس آرہے تھے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جگہ پر رُکے تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا مختصر سا اور اس خطبے میں تین مرتبہ یہ جملہ فرمایا: ''أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي'': یعنی میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈراتا ہوں اور

اس کے انتقام سے بھی ڈراتا ہوں اگر تم میں سے کوئی بھی آل بیت کے حق کو ضائع کردے اور جو بھی اللہ تعالیٰ نے ثواب اور رحمت مترتب کی ہے اگر تم ان کے حق کو ادا کرتے ہو تو وہ آپ لوگوں کو ملے گی۔

تو یہ اس جملے سے مراد ہے "أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي" اور یہ خاص وصیت تھی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل بیت کے لیے۔

پھر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا عباس جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاچا ہیں جب بعض قریش والوں نے ان سے جفاء کی بنو ہاشم میں سے (یعنی بعض قریش کے جو قبیلے تھے وہ بنی ہاشم سے جفاء کرتے تھے کچھ دوری اختیار کرتے تھے) تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے شکایت کی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ" (اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے) "لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحِبُّوكُمْ لله وَلِقَرَابَتِي" (یہ ایمان نہیں لا سکتے جب تک کہ یہ تم سے محبت نہ کریں اللہ تعالیٰ کے لیے اور میری رشتے داری کے لیے)۔

اسے امام احمد نے المسند میں فضائل صحابہ میں بیان کیا ہے اور یہ حدیث جو ہے سند کے اعتبار سے ضعیف ہے لیکن ایک مرسل روایت بھی ہے اور پھر ایک متصل روایت میں یعنی اگر طرق ملا دیئے جائیں تو پھر حسن لغیرہ کے درجے پر یہ حدیث آجاتی ہے بعض محدثین کے نزدیک۔

شیخ ابن عثیمین رحمتہ اللہ فرماتے ہیں اس جملے کے تعلق سے جو شیخ الاسلام نے بیان کیا ہے: "أيضًا" (مصدر ہے یعنی) "آض يئيض": یعنی واپس آتے ہیں جہاں سے بات کی تھی، جفاء سے مراد یعنی دوری اختیار کرنا اور ترفع کرنا اور تعلق قائم نہ رکھنا، ہاشم جو ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد کے دادا ہیں تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم کھائی ہے کہ یہ لوگ ایمان نہیں رکھ سکتے یعنی مومن نہیں ہو سکتے یعنی ان کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے تم سے محبت نہ کریں یہ جو عام محبت ہے اس میں تمام مومن جو ہیں وہ شریک ہیں۔

یعنی جو بھی مومن ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے تو ان سے محبت کرنا جو ہے شرعاً واجب ہے ان سے نفرت نہیں کر سکتے یہ ہر مومن کے لیے ہے، اس لیے فرمایا: "وَلِقَرَابَتِي" یہ محبت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے ہر مومن کے لیے اور میرے رشتے داروں کے لیے خصوصی طور پر جو اہل بیت ہیں ان سے محبت جو ہے اس لیے زیادہ لازمی ہے کیونکہ وہ میرے رشتے دار ہیں، یہ عام محبت جو

ہے مومنوں کے لیے ان سے زیادہ محبت ہے آل بیت کے لیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریبی رشتے دار ہیں۔

اور عباس رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا جو ہے کہ بعض قریش جو ہیں یا بعض قریش کے قبیلے جو ہیں وہ جفاء کرتے ہیں بنی ہشام سے تو شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ): تو یہ دلیل ہے کہ آل بیت کی جفاء جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں سے ہی موجود تھی کہ بعض ایسے قبیلے ایسے لوگ تھے جو دوری اختیار کرتے تھے۔

کیونکہ شیخ صاحب فرماتے ہیں وجہ کیا ہے؟ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کیونکہ انسان کی طبعاً فطرت میں حسد موجود ہوتا ہے اِلّا یہ کہ جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے تو بعض لوگ آل بیت سے حسد کرتے تھے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ قریب تھے اور رشتے دار تھے اس بنیاد پر جو ہے وہ جفاء سے کام لیتے تھے اور ان کا حق ادا نہیں کیا کرتے تھے اس اعتبار سے۔

پھر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "إن الله اصطفى بني إسماعيل، واصطفى من بني إسماعيل كنانة، واصطفى من كنانة قريشًا، واصطفى من قريش بني هاشم، واصطفاني من بني هاشم"۔

یہ حدیث جو ہے یہ حدیث کے الفاظ ہیں جو صحیح مسلم کی حدیث ہے اور یہ دلیل ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ) کہ بنی ہاشم جو ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے لوگ ہیں؛ اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے آل بیت کے تعلق سے کہ ہم ان سے محبت کرتے ہیں اُن کو دوست بھی بناتے ہیں، اُن کا حق بھی ادا کرتے ہیں اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت ہے اُن کے لیے اُس کی حفاظت کرتے ہیں، اور جو اُن کی منزلت ہے شرعاً اس سے اوپر نہیں لے کر جاتے بلکہ جو بھی غلو سے کام لیتے ہیں اُن کے حق میں اُن سے برأت کرتے ہیں، یہاں تک کہ بعض ایسے ہیں جو آل بیت سے محبت کے دعویدار ہیں جو اُن سے غلو سے کام لیتے ہیں اور حد سے اُن کو بڑھا کر الوہیت کا درجہ دے دیتے ہیں (یعنی بعض عبادات اُن کے لیے کرتے ہیں) جیسا کہ عبد اللہ بن سبأ نے کیا تھا، عبد اللہ بن سبأ جو یہودی تھا اس کا یہ قول معروف ہے سیدنا علی کے بارے میں اُس شخص نے کہا تھا کہ "أنت الله" یہاں تک اُس نے کہہ دیا کہ تم اللہ ہو! (نعوذ باللہ)۔

جنہیں العلویین بھی کہتے ہیں جن کو سیدنا علی نے زندہ جلا دیا تھا بہت مشہور قصہ ہے؛ شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ قصہ مشہور ہے۔

پھر ''إسماعيل'' سے مراد حدیث میں سیدنا اسماعیل بن ابراہیم الخلیل (علیہم الصلاۃ والسلام)، یہ سیدنا ابراہیم کے وہ بیٹے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا اور سورۃ الصفات میں اُن کا یہ قصہ معروف ہے۔

''کنانة'' جو ہیں یہ چودھویں دادا ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔

اور ''قريش'' جو ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گیارہویں دادا ہیں ان کا نام فہر بن مالک ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تیرہویں دادا ہیں النضر بن کنانۃ (دونوں قول موجود ہیں)۔

اور ''هاشم'' جو ہیں یہ تیسرے دادا ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔

پھر فرماتے ہیں: ''ويتولون أزواج رسول الله صلى الله عليه وسلم أمهات المؤمنين'' (اور محبت کرتے ہیں اور ولایت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اُمہات المؤمنین سے (رضی اللہ عنہن عن الصحابۃ أجمعین))۔

چند اہم باتیں رہ گئی ہیں صحابہ کرام کے تعلق سے اگلے درس میں ان شاء اللہ یہیں سے درس کا آغاز کریں گے۔ ((واللہ أعلم))۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (101.العقیدۃ الواسطیۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio